جلد —

ادارہ کاروان

بابت ماہ مئی ۱۹۴۱

قیمت ۱ر

ٹن اینڈ کو بکسیلرز دریبہ کلاں دھلی

گانا نمبر ۱ — گاڈاکٹر زیدی کے لئے

بھگوان ایک انسان کی سُناتا ہوں کہانی
اشکوں کی زبانی ہے کچھ آہوں کی زبانی
میں بھی کبھی آباد تھا اُس اپنے وطن میں
میرا بھی نشیمن تھا بہاروں کے چمن میں
وہ راگ کے پتھر کا بھی دِل ہو تو دھڑک جائے
وہ گیت کہ پھولوں میں بھی ایک آگ بھڑک جائے
آنکھوں میں سجے رہتے تھے اُمید کے سپنے
ہونٹوں پہ رہا کرتی تھی رنگین کہانی
سُنتی ہی اُمیدوں سے سجائی ہے یہ دُنیا
میں خوش تھا کہ خود میں نے بنائی ہے یہ دُنیا
لیکن میری دُنیا نے جلادی مِری دُنیا
یاد آتے ہیں وہ دِن تو سُلگتا ہے کلیجہ
تھمتا نہیں آہوں کا دُھواں سینے کے اندر
رُکتی نہیں روکے سے ان اشکوں کی روانی
اُجڑی ہوئی بستی کا نشاں تک نہیں ملتا
وہ آگ لگائی ہے کہ دُھواں تک نہیں مِلتا
ہر گیت خوشی کا ہے سِسکتی ہوئی فریاد
سینے سے لگائے ہوئے پھرتا ہوں بس اک یاد

ہونٹوں پہ کچھ آہیں ہیں تو آنکھوں میں کچھ آنسو
بے دے گئے یہی رہ گئی ایک ساری نشانی
اور آج یہی دھتکارتی ہے کہہ کے بھکاری
بھگوان بچا لو کہ دوہائی ہے تمہاری

اب خون جگر بھی مجھے پینے نہیں دیتی
دنیا کسی صورت سے بھی جینے نہیں دیتی
ایک بھیک کا ٹوٹا ہوا پیالہ بھی نہیں ہے
سوکھی ہوئی روٹی کا نوالہ بھی نہیں ہے
کھانا تو بڑی چیز ہے ملتا نہیں پانی
بھگوان مجھے دیکھ کہ میں حق پہ لڑا ہوں
سچائی کا دیپک ہے آندھی میں کھڑا ہوں
اندھیاروں سے ایمان کی راہیں نہ چھپیں گی
تھک جائیگا راہی کبھی راہیں نہ تھکیں گی
سچ بول کہیں دل تیرا پتھر تو نہیں ہے
چپ چاپ جو سنتا ہے تو انسان کی کہانی

گانا نمبر ۲ :- جان بھی لے جو کہے زمانہ
مان بھی لے یہ بن نہ تو دیوانہ
سن لے ذرا کہنا میرا - ورنہ پڑیگا تجھے پچھتانا
نئی نئی راہوں پہ بھی چل ذرا - جینے کا ڈھنگ بھی بدل ذرا
سوچنا کیا ہے سب بھلا ہے - دیکھ دیکھ گر نہ تو سنبھل ذرا
کبھی کبھی دل کا یوں لہرانا - کبھی کبھی نظروں کا بہکنا

مُرا نہیں ہے بہت حسین ہے ۔ کبھی کبھی یوں جھکتا

گانا نمبر ۶ وہ ۔ تیرے گورے رنگ پہ مر گئے دِل بھی اور جگر بھی
ارے جانے جاتے دیکھ لے ظالم ایک نظر تو ادھر بھی

ہم نے تو جان گنوائی صنم تیری چاہت میں
ہمکو تو ملی رسوائی صنم تیری چاہت میں
تیری نظروں کا تیر دل گیا ہائے چیر
گیسوؤں کی زنجیر دِل کو کرے اسیر
دِل کس نے لیا دِل کس نے دِیا
یوں نباؤ نا پیا یوں جلاؤ نہ جیا
یہاں جان پہ ہے بن آئی صنم تیری چاہت میں
تیری باتوں سے صنم ہے ناک میں دم
یک یک کر ہم رکھ جگ کی شرم
ہمیں جگ سے بھلا مطلب ہے ہی کیا
ہمیں تنا تبا تجھے کچھ ہے پتا
ہمیں لوگ کہیں سودائی صنم تیری چاہت میں
دِل توڑ نہ صنم تجھے دِل کی قسم
ہمیں چھوڑو نہ ظلم کہہ دیتے ہیں ہم
اجی ایسا نہ کہو میرے دِل میں رہو
ذرا یہ بھی تو سنو کہیں ایسا نہ ہو
ہو جائے نہ کوئی برائی صنم تیری چاہت میں

گانا نمبر ۷ یوں ہوں تیا ڈیم ٹیم کر باپ میرا لئی جم ٹیم کر

اے دل گم ہوئی گوا پیار میں کھوئی گوا
اکا تو سمجھ دلبر
میں ہوں میڈم ریم جھمکر ہاں میری سی سیم سیمکر
اے مینوا چھبو نی گوا دل میرا کھوئی گوا
تکا کوئی رہنے خبر
اتنا اکڑ مت مجھ سے جھگڑ مت بات نہیں ہے اچھی
دل کو جکڑ مت مجھ سے بگڑ مت ریت میری ہے سچی
اے ذرا مسکرائے دیجو دل کو بہلائے دیجو
ظلم کرتے کیوں دلبر
پیار جتا مت مجھکو ستا مت دیکھی سب کی یاری
نظریں پھرا مت دل کو جلا مت تجھ تو دکھا دلداری
میرا نام لہو نہیں لیسا کبھی کیوں نہیں
ورنہ تو جائی ہو مر مر
دل تیرا گھر ہے میری جاں تیرا ہی جگر ہے
تجھ پر سب قربان
پیار کا اثر ہے جھومتی نظر ہے سننے کیں ارمان
ہائے میرا دل گیا تو سے جا کے مل گیا
ہوئے نہ جدا دم بھر

گانا نمبر ٦

یہ بھیگی بھیگی رات گگن پر تاروں کی بارات چلی کس پار ہے
ذرا دل پر رکھ کر ہاتھ بتا دے ایسے میں یہ بات

کہ کِس سے پیار ہے

موسم ہے جتنا حسیں اتنا ہی تو بھی حسیں

جی چاہے رُک جائے سارا زمانہ یہیں

دے ہاتھ میں میرے ہاتھ کہ چھوٹے اب نہ کبھی یہ ساتھ

یہی اقرار ہے

آنکھوں میں تو ہے لب پر تیرا ہی فسانہ

کوئی سمجھائے مجھکو میں تو ہوا دیوانہ

یہ کیسی لمبی ہے بات کہ تجھ کو پیار ہے میرے ساتھ

تو ہی دلدار ہے

بھٹکے ہوئے مسافر منزل کو پا ہی گئے

اُلفت کے دو سفینے ساحل تک آ ہی گئے

میں کیسے کہوں یہ بات کہ آتا سپنوں میں ہر رات

کوئی دلدار ہے

گانا نمبر ۶

دِل کو لگا کے بھول سے دِل کا نشاں مٹا دیا

ہم نے بھری بہار میں اپنا چمن جلا دیا

دُنیا کی ہر جفا سہی منہ سے مگر نہ کچھ کہہ سکے

ہم نے وفا کے نام پر جو کچھ بھی تھا لٹا دیا

شکوہ کسی سے کیا کریں مرضی ہے یہ نصیب کی

چاہا جسے مٹا دیا چاہا جسے بنا دیا

کے فلک کے چاند کو کوئی گھیرے تو کیا کرے

اپنا بھی ایک چاند تھا دُنیا نے جو چُھپا دیا
کس کو خبر تھی پیار میں جل جل کے خاک ہونگے ہم
خاک کا کیا جہاں ملی جسکو ملی اُڑا دیا

گانا نمبر ۹

تارو تم چمکتے ہو یا جلتے ہو یہ بتلا دو
بلا جسپے دا ہے کیا تم کو ہمیں بھی تو یہ سمجھا دو
آسماں پر ہیں جتنے تارے دل میں ہیں داغ اُتنے ہمارے
ہو نہ ہو کچھ خبر تمکو اس کی مگر
ہے یہ نقش ہوئے سب تمہارے
سانس باقی رہی زندگی نہ رہی
شمع جلتی رہی روشنی نہ رہی
آج ہونٹوں پہ باقی ہنسی نہ رہی
آج پہلی سی دل میں خوشی نہ رہی
کوئی بگڑی ہماری سنوارے
پھونک دے کوئی اس چاندنی رات کو
جس میں ترسیں ہم اُن سے ملاقات کو
لُوٹ لے کوئی تاروں کی بارات کو
آگ لگ جائے دُنیا کی ہر بات کو
ڈھونڈتے رہ گئے ہم کنارے
ابھی راستے تھے ہمیں نہ ملے
ہم چلیں تو بڑھے اور بھی فاصلے

لُٹ گئے بے رحم آسماں کے تلے
جانے کتنی تمناؤں کے قافلے
خود ہمارے ہوئے نہ ہمارے

گانا نمبر ۶

ہیلو سوئٹی سیون ٹین کیسی ہے طبیعت
تھینک یو ڈیر ایور گرین آپ کی عنایت
آپ کو حضور ہم مس کہیں یا میڈیم
فین ہاتھ میں چشمہ ساتھ میں مت لگائیے دم
کیوں نہ سوئٹی سیون ٹین ہم کریں محبت
تھینک یو مسٹر ایور گرین کس کو اتنی فرصت
کوئی لیڈر نہ ہیرو نہ کوئی پلیڈر
بن کے کس لئے تن کے چل رہے ہیں مسٹر
سنئے مسٹر ایور گرین بری ہے یہ عادت
تھینک یو سوئٹی سیون ٹین آپ کی نصیحت
جادو گر نگاہیں دلربا صدائیں
دل لٹا گئی ظلم ڈھا گئی آپکی ادائیں
ہم نے سوئٹی سیون ٹین دیکھی قیامت
ہم سے مسٹر ایور گرین پھر ہے کیوں شکایت

ختم شد

(الہ آباد پریس دہلی)